از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 3 دسمبر 1958

آسارام
بنام
دی ڈسٹرکٹ بورڈ، مظفر نگر

(ایس آر داس، چیف جسٹس، بھگوتی، بی پی سنہا، سبّاراؤ اور کے این وانچو، جسٹس صاحبان)

قوانین کا تنازعہ - دو مختلف اداروں کو ایک ہی اختیار دینے والے دو قوانین - تعمیر - 'کمیٹی' اور 'پنچایت'، اگر معنی میں یکساں ہوں - باقاعدگی کرنے کا اختیار، اگر اس میں لائسنس لینے کا اختیار بھی شامل ہے - یو۔ پی۔ ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ (یو۔ پی۔ X۔ سال 1922)، دفعات 93(3)، 106 اور 174(1)(k) - یو۔ پی۔ ٹاؤن ایریا ایکٹ (یو۔ پی۔ II، سال 1914) جیسا کہ 1934 میں ترمیم کی گئی، دفعہ 26(a)۔

اپیل کنندہ جلال آباد ٹاؤن ایریا کے اندر واقع ایک علاقے میں بجلی کی مدد سے مشینیں چلا رہا تھا۔ اس نے یو پی ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 106 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 174(1)(k) کے تحت مدعا علیہ، ڈسٹرکٹ بورڈ مظفر نگر کی طرف سے بنائے گئے مظفر نگر فیکٹریوں کے ضمنی قوانین کے مطابق مشینوں کو چلانے کا لائسنس نہیں لیا، اور مدعا علیہ کی طرف سے مقدمہ چلایا گیا۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ ضمنی قوانین کا اطلاق قصبے کے علاقے پر نہیں ہوتا ہے اور اس کے لیے لائسنس لینا ضروری نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ کی دفعہ 174(1)(k) اور ٹاؤن ایریا ایکٹ کی دفعہ 26(a) دونوں میں جارحانہ تجارت کے ضابطے کی فراہمی کی گئی تھی اور اعتراف ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے کی جانے والی تجارت ایک جارحانہ تجارت تھی۔ ضلعی بورڈوں کو دفعہ 174(1)(k) کے تحت دیہی علاقوں کے لیے ضمنی قوانین بنانے کا اختیار حاصل تھا جس میں قصبے کے علاقے بھی شامل تھے۔ لیکن ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 93(3) نے ضلع بورڈوں کے اس اختیار کو چھین لیا کہ وہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قصبے کے علاقے کی حدود میں کوئی بھی اختیار استعمال کریں جو 'ٹاؤن پنچایت' میں تھا۔ اگرچہ 1934 میں ایک ترمیم کے ذریعے ٹاؤن ایریا ایکٹ میں "ٹاؤن پنچایت" کے الفاظ کو "ٹاؤن ایریا کمیٹی" کے الفاظ سے تبدیل کر دیا گیا تھا، لیکن ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 93(3) میں کوئی متعلقہ ترمیم نہیں کی گئی تھی۔ مدعاعلیہ نے دعوی کیا کہ چونکہ اب کوئی ٹاؤن پنچایتیں نہیں ہیں، اس لیے دفعہ 93(3) ضلع بورڈ کو شہری علاقوں کے لیے ضمنی قوانین بنانے سے نہیں روکتی ہے۔

قرار پایا گیا کہ مدعاعلیہ کو قصبے کے علاقے کے لیے ضمنی قوانین بنانے کا کوئی اختیار نہیں ہے اور اس کے نتیجے میں، اپیل کنندہ پر مقدمہ چلانا برا تھا۔ چونکہ لفظ 'کمیٹی' محض لفظ 'پنچایت' کا ترجمہ تھا، اس لیے ٹاؤن ایریا ایکٹ میں لفظ 'پنچایت' کے لیے لفظ 'کمیٹی' کے متبادل نے کوئی خاطر خواہ تبدیلی نہیں کی اور اس کے نتیجے میں ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 93(3) کے تحت پابندی مکمل طور پر جاری رہی۔

جب کسی بڑے علاقے سے متعلق کوئی ادارہ ہوتا ہے اور اس علاقے سے ایک چھوٹا علاقہ بنایا جاتا ہے جو دوسرے ادارے میں داخل ہوتا ہے، تو چھوٹے علاقے پر حکومت کرنے والے ادارے کو اختیار دینے والے قانون کو بڑے علاقے پر حکومت کرنے والے ادارے کو اختیار دینے والے قانون پر غالب ہونا چاہیے۔ اگر ایکٹ، سال 1934 میں ٹاؤن ایریا ایکٹ میں ترمیم کرتے ہوئے ایک نیا ادارہ، ٹاؤن ایریا کمیٹی وجود میں لایا گیا، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ 1934 میں ایک بڑے علاقے سے ایک چھوٹا علاقہ بنایا گیا تھا اور نئے قانونی ادارے کو دیئے گئے اختیارات غالب ہوں گے۔

جہاں دو قوانین دو اداروں کو ایسے اختیارات استعمال کرنے کا اختیار دیتے ہیں جو ایک ساتھ موجود نہیں ہو سکتے، تو پہلے والے کو بعد کے قانون کے ذریعے منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ اس اصول پر بھی ٹاؤن ایریا کمیٹی کا اختیار، اگر اسے 1934 میں وجود میں آنے والا نیا ادارہ سمجھا جائے تو اسے ضلعی بورڈ پر غالب ہونا چاہیے۔

کنگ بنام جسٹس آف مڈل سیکس، (1831) 169 ای آر 1347 اور ڈاؤ بنام میٹروپولیٹن بورڈ آف ورکس، (1862) 133 آر آر 311، پر انحصار کیا۔

تجارت میں باقاعدگی لانے کے اختیار میں لائسنس سے باہر نکالنے کی ضرورت والے ضمنی قوانین بنانے کا اختیار شامل ہے۔ محمد یسین بنام دی ٹاؤن ایریا کمیٹی، جلال آباد، [1952] ایس سی آر 572، کا حوالہ دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 119، سال 1956۔

فوجداری نظر ثانی نمبر 1724، سال 1955 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 11 مئی 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل، فوجداری نظر ثانی نمبر 17/18، سال 1955 میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (جے)، مظفر نگر کے 13 جولائی 1955 کے حکم کے خلاف، فوجداری نظر ثانی نمبر 17/18، مجسٹریٹ فرسٹ کلاس، مظفر نگر کے حکم کو برقرار رکھتے ہوئے، تاریخ 14 فروری 1955، سی آر کیس نمبر 132، سال 1955۔

اپیل کنندہ کی طرف سے رامیشور ناتھ اور ایس این اینڈلی۔

مدعاعلیہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دفتری اور پی سی اگروال۔

3.1958 دسمبر۔

عدالت کا فیصلہ وانچو، جسٹس نے دیا۔

وانچو، جسٹس -الہ آباد عدالت عالیہ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر یہ اپیل یو۔ پی۔ ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ، (یو۔پی۔X، سال 1922)، اور یو۔ پی۔ ٹاؤن ایریا ایکٹ (یو۔ پی۔ نمبر 1922 II، سال 1914) کی کچھ توضیعات کی تشریح سے متعلق سوال اٹھاتی ہے۔ ان حقائق کو بیان کرنا ضروری ہے جن پر سوال پیدا ہوا ہے۔ آسیہ رام اپیل کنندہ احاطے میں بجلی کی مدد سے کچھ مشینیں چلاتا ہے جو ایک ایسے علاقے میں ہیں جو تسلیم شدہ طور پر سال 1953-54 سے جلال آباد شہر کے علاقے میں ہے۔ انہوں نے ان مشینوں کو 1953-54 کے لیے چلانے کا لائسنس نہیں لیا، جیسا کہ ضلع بورڈ آف مظفر نگر کے ذریعے بنائے گئے مظفر نگر فیکٹریوں کے ضمنی قوانین کے ضمنی قانون (7) کے تحت ضروری ہے، جسے ضلع بورڈ ایکٹ کی دفعہ 174(1)(k) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ نتیجتاً، ان پر زیر بحث ضمنی قوانین کی خلاف ورزی کرنے پر مقدمہ چلایا گیا۔ اس نے اعتراف کیا کہ وہ یہ مشینیں طاقت کی مدد سے چلا رہا تھا۔ لیکن اس دلیل یہ تھی کہ چونکہ وہ احاطہ جہاں مشینیں چل رہی تھیں وہ جلال آباد کے قصبے کے علاقے میں تھی، اس لیے ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے بنائے گئے ضمنی قوانین اس پر لاگو نہیں ہوتے تھے اور اس کے لیے لائسنس لینا ضروری نہیں تھا، اور ضمنی قوانین کی خلاف ورزی پر ڈسٹرکٹ بورڈ کے کہنے پر اس کا مقدمہ غلط تھا۔ اس نکتے کا فیصلہ ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 93(3) اور ٹاؤن ایریا ایکٹ کی دفعہ 26 کی تعمیر پر منحصر تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مذکورہ بالا دفعات کی تعمیر کے بارے میں ٹرائل مجسٹریٹ کی رائے تھی کہ ضلع بورڈ کے ذریعہ بنائے گئے ضمنی قوانین جلال آباد شہر کے علاقے کے احاطے پر لاگو نہیں ہوتے ہیں، لہذا آسارام کو لائسنس لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ نتیجتاً اس نے آسارام کو بری کر دیا۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے نظر ثانی کی درخواست تھی، جسے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (جوڈیشل) مظفر نگر نے خارج کر دیا تھا، جو مجسٹریٹ کے نقطہ نظر سے متفق تھے۔ اس کے بعد ضلعی بورڈ ترمیم کے لیے الہ آباد عدالت عالیہ گیا۔ نظر ثانی کی سماعت ایک فاضل واحد جج نے کی، جس نے تین سوالات تیار کیے جو عزم کے لیے پیدا ہوئے، یعنی:

(1) کیا آٹے کی چکی وغیرہ چلانا ایک جارحانہ تجارت ہے؟

(2) کیا یو پی ٹاؤن ایریا ایکٹ کی دفعہ 26(a) میں استعمال ہونے والے لفظ 'باقاعدگی' میں لائسنس جاری کرنے کا اختیار شامل ہے؟ اور

(3) کیا ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 93(3) ٹاؤن ایریا کمیٹی کے حق میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے اختیار کو تقسیم کرنے کے مترادف ہے؟

پہلے سوال پر، فاضل جج کی رائے تھی کہ آسارام کے ذریعے چلائی جانے والی مشینیں ٹاؤن ایریا ایکٹ کی دفعہ 26(a) کی توضیعات کے تحت آئیں گی، حالانکہ اس کا یہ بھی خیال تھا کہ اس کے لیے نقطہ کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں تھا۔ دوسرے سوال پر، انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ 'ضابطے' میں لائسنس دینے کا اختیار شامل نہیں ہے، حالانکہ یہ اس عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ اتھارٹی کے خلاف تھا جسے میونسپل بورڈ، ہاتھرس بنام بہری نارائن دت ([1]) کے طور پر رپورٹ کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس سلسلے میں بھی محمد یسین بنام دی ٹاؤن ایریا کمیٹی، جلال آباد (2) میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا۔ تیسرے سوال پر ان کا خیال تھا کہ دفعہ 93(3) ضلع بورڈ کو قصبے کے علاقے میں کسی بھی اختیار کا استعمال کرنے سے روکتی ہے جو اس میں مذکور ادارے میں شامل ہے۔ ان کا مزید خیال تھا کہ 1934 میں ٹاؤن ایریا ایکٹ میں ترمیم جس کے ذریعے ٹاؤن ایریا ایکٹ میں آنے والے لفظ 'پنچایت' کو لفظ 'کمیٹی' سے تبدیل کیا گیا تھا، اس سے کوئی فرق نہیں پڑا حالانکہ ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 93(3) میں ٹاؤن ایریا ایکٹ میں کی گئی تبدیلی کے مطابق الفاظ 'ٹاؤن پنچایت' کے لیے 'ٹاؤن ایریا کمیٹی' کے الفاظ کو تبدیل کرکے بیک وقت ترمیم نہیں کی گئی تھی۔ لیکن دوسرے سوال پر اس کے فیصلے کے پیش نظر، یہ کہ 'ضابطے' میں لائسنس دینے کا اختیار شامل نہیں ہے، انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ضلعی بورڈ کی طرف سے شہر کے علاقوں کے اندر احاطے میں لاگو لائسنس لینے کے لیے بنائے گئے ضمنی قوانین۔ اس لیے انہوں نے بری ہونے کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا اور دوبارہ مقدمے کا حکم دیا۔ انہوں نے اس عدالت میں اپیل کرنے کی بھی اجازت دے دی۔

عدالت عالیہ کی طرف سے وضع کردہ تین نکات ہمارے سامنے بھی فیصلے کے لیے اٹھتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے پیش ہونے والا فاضل سالیسیٹر جنرل پہلے نکتے پر فیصلے کی درستگی کو چیلنج نہیں کرتا، یعنی، کیا اپیل کنندہ جو مشینیں چلا رہا ہے وہ ٹاؤن ایریا ایکٹ کی دفعہ 26(a) کے متعلقہ الفاظ کے اندر آئے گی۔ اس سلسلے میں دونوں قوانین میں دو توضیعات کو بیان کرنا کافی ہے تا کہ یہ دیکھا جا سکے کہ فیصلہ درست ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ کی دفعہ 174(1)(k)، جس کے تحت ضمنی قوانین بنائے گئے تھے، ان شرائط میں ہے۔

" ذبح خانوں اور جارحانہ، خطرناک یا ناگوار تجارتوں، دھندہ، یا طریقوں کو منظم کرنا اور اس مقصد کے لیے بورڈ کے ذریعے کیے گئے اخراجات کو کم کرنے کے لیے فیس تجویز کرنا۔"

ٹاؤن ایریا ایکٹ کی دفعہ 26(a) ان شرائط میں ہے۔

" کمیٹی عام یا خصوصی حکم نامے کے ذریعے تحریری طور پر فراہم کر سکتی ہے اور اگر ضلعی مجسٹریٹ اس طرح کا مشورہ دیتے ہیں تو وہ قصبے کے علاقے میں درج ذیل تمام یا کسی بھی معاملے کے لیے فراہم کرے گی، یعنی:-

(a) جارحانہ دھندے یا تجارت کا ضابطہ؛

لہذا یہ واضح ہے کہ جہاں تک جارحانہ تجارت یا دھندے کے ضابطے کا تعلق ہے، ٹاؤن ایریا ایکٹ کی دفعہ 26(a) ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 174(1)(k) کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ چونکہ فاضل سالیسیٹر جنرل عدالت عالیہ کے اس نتیجے کا مقابلہ نہیں کرتا ہے کہ آیا رام کی طرف سے اقتدار کی مدد سے اپنی مشینوں کے ساتھ کی جانے والی زیر بحث تجارت جارحانہ تجارت ہے، اس کے نتیجے میں ٹاؤن ایریا کمیٹی کو ان تجارتوں کے ساتھ ساتھ ضلعی بورڈ کو بھی منضبط کرنا کا اختیار حاصل ہے۔

جہاں تک دوسرے نکتے کا تعلق ہے، فاضل سالیسیٹر جنرل تسلیم کرتا ہے کہ 'ضابطے' میں لائسنس جاری کرنے کا اختیار شامل ہو گا اور یہ بالکل درست ہے۔ ایسا کوئی معاملہ ہمارے نوٹس میں نہیں لایا گیا ہے جس میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہو کہ 'باقاعدگی' کے اختیار میں لائسنس جاری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کرنے کا اختیار شامل نہیں ہے اور لائسنس جاری کرنا ممانعت کے مترادف ہے اور تجارت یا کاروبار کرنے پر پابندی نہیں ہے۔ یہ بتانا کافی ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ جس کے تحت یہ ضمنی قوانین بنائے گئے ہیں، خاص طور پر لائسنس دینے کے لیے کہیں بھی فراہم نہیں کرتا ہے۔ دفعہ 174 (1)(k) خود ہی صرف جارحانہ تجارت وغیرہ کو منظم کرنے کی بات کرتی ہے، اور اس نے اتنے الفاظ میں لائسنس جاری کرنے کا اختیار نہیں دیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 106 میں کہا گیا ہے کہ بورڈ کسی بھی لائسنس، منظوری یا اجازت کے لیے ضمنی قانون کے ذریعے مقرر کردہ فیس وصول کر سکتا ہے جسے وہ ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت دینے کا حقدار ہے یا اس کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ دفعہ محض فیس وصول کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے جہاں ایکٹ کی دیگر توضیعات کے تحت لائسنس ضروری ہے اور یہ خود لائسنس جاری کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ لہذا، جب بورڈ نے لائسنس کے اجرا سے متعلق ایک ضمنی قانون تیار کیا تو اس نے اپنے ضابطے کے اختیار کے تحت ایسا کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ نے احترام کے ساتھ محمد یسین کے مقدمے ([1]) کو غلط سمجھا ہے۔ اس معاملے نے اس سوال کو جنم دیا کہ کیا ٹاؤن ایریا کمیٹی فیس عائد کر سکتی ہے اور اس سوال پر غور نہیں کیا کہ آیا وہ لائسنس جاری کر سکتی ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل سزا جو عدالت عالیہ نے منتخب کی ہے، اس فیصلے میں سامنے آئی۔

"ہمیں کسی بھی نوٹیفکیشن کے حوالے نہیں کیا گیا ہے جس کے تحت یو پی میونسپلٹیز ایکٹ کی دفعہ 294 کو مدعا علیہ کمیٹی تک بڑھا دیا گیا تھا۔"

میونسپلٹیز ایکٹ کی قیود 294 ضلعی بورڈ ایکٹ کی قیود 106 کی طرح ہی ہے اور فیس وصول کرنے کے اختیار سے متعلق ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ نے لائسنس دینے کے درمیان فرق کو نظر انداز کر دیا ہے جو باقاعدگی کے اختیار اور لائسنس فیس کے نفاذ پر منحصر ہے، جو صرف اس صورت میں عائد کیا جا سکتا ہے جب قانون میں اس سلسلے میں مخصوص التزام ہو۔ محمد یسین کے مقدمے ([1]) نے فیصلہ کیا کہ چونکہ ٹاؤن ایریا کمیٹی کو لائسنس فیس وصول کرنے کا اختیار دینے کا کوئی التزام نہیں تھا اس لیے وہ ایسا نہیں کر سکتی۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ 'ضابطے' میں لائسنس جاری کرنے کا اختیار شامل نہیں تھا، حالانکہ لائسنس فیس وصول کرنے کے التزام کی عدم موجودگی میں، لائسنس بغیر کسی چارج کے جاری کیے جانے چاہئیں، اگر ضمنی قوانین کے تحت تجارت یا دھندہ منضبط کرنے کے لیے لائسنس جاری کرنے کی ضرورت ہو جسے ٹاؤن ایریا کمیٹی ٹاؤن ایریا ایکٹ کی دفعہ 26(a) کے تحت منظم کر سکتی ہے۔ لہذا فاضل جج کا یہ نظریہ کہ ٹاؤن ایریا کمیٹی جارحانہ تجارت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

یا دھندہ منضبط کرنے والے قواعد وضع کرتے وقت لائسنس جاری نہیں کر سکتی، درست نہیں ہے۔اس طرح ٹاؤن ایریا کمیٹی کو یہ اختیار حاصل ہو گا کہ وہ ٹاؤن ایریا ایکٹ کی دفعہ 26(a) کے تحت اپنے ضابطے کے اختیار کو اسی طرح استعمال کرنے کی صورت میں لائسنسوں سے باہر نکالنے کے لیے ضمنی قوانین بنائے جس طرح ضلع بورڈ کو دفعہ 174 (1)(k) کے تحت ضمنی قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے جس میں بعض تجارت کرنے والوں کو لائسنس لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔یہ ہمیں تیسرے سوال پر لاتا ہے، یعنی، کیا ہوتا ہے جب دو قانونی اداروں کے پاس ایک ہی شعبے میں ہم آہنگی کا اختیار ہوتا ہے؟

دفعہ 174(1)(k) کے تحت ضمنی قوانین بنانے کا ضلعی بورڈ کا اختیار دیہی علاقے تک محدود ہے جیسا کہ دفعہ 3(10) میں بیان کیا گیا ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ اس دفعہ میں حال ہی میں 1958 میں ترمیم کی گئی ہے اور اب قصبے کے علاقوں کو 'دیہی علاقے' کے دائرے سے خارج کیا جانا ہے؛ لیکن متعلقہ وقت پر یہ مندرجہ ذیل تھا:-

"'دیہی علاقے سے مراد کسی ضلع کا علاقہ ہے جس میں ہر میونسپلٹی کو چھوڑ کر جیسا کہ یونائیٹڈ پروونس میونسپلٹیز ایکٹ 1916 میں بیان کیا گیا ہے اور ہر چھاؤنی جیسا کہ کنٹونمنٹ ایکٹ 1910 میں بیان کیا گیا ہے۔

لہذا، متعلقہ وقت پر، ضلعی بورڈ کو شہری علاقوں کے لیے بھی ضمنی قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو گا۔تاہم، کسی بھی تنازعہ کو حل کرنے کے لیے، جو پیدا ہو سکتا ہے، دفعہ 93(3) کو ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ میں شامل کیا گیا تھا۔یہ ان اصطلاحات میں ہے:-

اس ایکٹ میں کچھ بھی بورڈ کو کسی بھی میونسپلٹی، نوٹیفائیڈ ایریا، کنٹونمنٹ یا ٹاؤن ایریا کی حدود میں کام کرنے کا حق نہیں دے گا، کوئی بھی اتھارٹی جو میونسپل بورڈ، نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی، کنٹونمنٹ کمیٹی، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، یا ٹاؤن پنچایت میں شامل ہے، جیسا بھی معاملہ ہو۔

اس توضیع میں کچھ مستثنیات ہیں، لیکن موجودہ معاملے میں ہمیں ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اس طرف سے فاضل سالیسیٹر جنرل کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہی اختیار ٹاؤن پنچایت کے پاس ہے تو ڈسٹرکٹ بورڈ کو قصبے کے علاقوں میں جارحانہ تجارت اور دھندے کو منظم کرنے کے لیے ضمنی قوانین بنانے کے اپنے اختیار سے محروم کر دیا جائے گا۔وہ آگے کہتے ہیں کہ اب قصبے کے علاقوں میں کوئی ٹاؤن پنچایتیں نہیں ہیں جن کا اختیار ہے، کیونکہ ٹاؤن ایریا ایکٹ میں ظاہر ہونے والے الفاظ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

"ٹاؤن پنچایت" کو ہر جگہ "ٹاؤن ایریا کمیٹی" کے الفاظ سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ دفعہ 93(3) میں متعلقہ ترمیم نہیں کی گئی تھی اور اس لیے اگرچہ ضلعی بورڈ کے پاس 1934 تک جارحانہ تجارت یا دھندے کے ضابطے سے متعلق شہری علاقوں کے لیے ضمنی قوانین بنانے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا، جو کہ ٹاؤن ایریا ایکٹ کی دفعہ 26(a) کے تحت آتے ہیں، لیکن اسے یہ اختیار 1934 کی ترمیم کے بعد حاصل ہوگا۔

ہمیں یہ ضرور کہنا چاہیے کہ یہ ایک بہت ہی تکنیکی دلیل ہے۔ ٹاؤن ایریا ایکٹ 1914 میں منظور کیا گیا تھا اور اس ایکٹ میں جیسا کہ یہ اصل میں منظور کیا گیا تھا، دفعہ 26(a) کے ذریعے دیا گیا اختیار ٹاؤن پنچایت کے پاس تھا۔ 1920 میں یو۔ پی۔ ویلیج پنچایت ایکٹ کسی بھی گاؤں یا گاؤں کے زمروں کے لیے پنچایتیں بنانے کے لیے منظور کیا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس وقت گاؤں پنچایت ایکٹ کے تحت پنچایتوں کے ساتھ الجھن سے بچنے کے لیے ٹاؤن ایریا ایکٹ میں نام کو ٹاؤن ایریا کمیٹی میں تبدیل کرنا مناسب سمجھا گیا تھا۔ لیکن ہماری رائے میں یہ صرف ایک رسمی تبدیلی تھی، کیونکہ انگریزی میں لفظ 'کمیٹی' بالآخر ہندی میں لفظ پنچایت کا کم و بیش ترجمہ ہے۔ لہذا، جب ٹاؤن ایریا ایکٹ میں 'پنچایت' کی جگہ لفظ 'کمیٹی' کو تبدیل کیا گیا تو حقیقت میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور ضلعی بورڈ ایکٹ کی دفعہ 93(3) کے تحت ضلعی بورڈ کے اختیارات پر پابندی شہر کے علاقوں کو سونپے گئے معاملات سے نمٹنے کے لیے پوری طاقت سے جاری رہی۔ اس سلسلے میں ہماری توجہ شریمتی ہیرا دیوی بنام ڈسٹرکٹ بورڈ، شاہجہاں پور ([1]) کی طرف مبذول کرائی گئی۔ اس صورت میں یو پی ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ کے دفعہ 71 میں ترمیم کی گئی تھی لیکن دفعہ 90 میں اس سے متعلق کوئی ترمیم نہیں کی گئی تھی۔ اس سلسلے میں صفحہ 1131 پر درج ذیل مشاہدات کیے گئے تھے:-

"یہ بدقسمتی تھی کہ جب قانون سازیہ ایکٹ کے پرانے دفعہ 71 میں ترمیم کرنے آیا تو وہ دفعہ 71 کی ترمیم کے مطابق دفعہ 90 میں ترمیم کرنا بھول گیا۔ لیکن اس خامی کو اس طرح کی آزادانہ تعمیر کے ذریعے فراہم نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ عدالت عالیہ نے 'کسی بھی اتھارٹی کے احکامات جن کی منظوری ضروری ہے' کے بیان محاورہ پر رکھنا چاہا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عدالت کا فرض ہے کہ وہ قانون سازیہ کے ذریعے منظور کردہ ایکٹ کی مختلف توضیعات کو ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن یہ یقینی طور پر عدالت کا فرض نہیں ہے کہ وہ کسی ایکٹ کی توضیعات میں خلاء یا خامیوں کو پر کرنے کے لیے قانون سازیہ کے ذریعے استعمال کیے گئے الفاظ کو بڑھائے۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

تاہم، اس مقدمے کا تعلق بالکل مختلف حالات سے تھا۔ یہاں ہم دو قانونی اداروں کو اختیار دینے والے دو قوانین سے نمٹ رہے ہیں، اور اگر فاضل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے کی گئی تکنیکی پیشکش کے پیش نظر تنازعہ ہے اور دفعہ 93(3) ٹاؤن ایریا کمیٹی کی مدد کے لیے نہیں آسکتا ہے، تو ہمیں ابھی دیکھنا ہے کہ حالات میں کون سا ایکٹ غالب ہو گا۔ یوپی ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ ایک بڑے علاقے سے متعلق ہے جس میں قصبے کے علاقے کو تشکیل دینے والا علاقہ بھی شامل ہے۔ دوسری طرف ٹاؤن ایریا ایکٹ ایک چھوٹے علاقے سے متعلق ہے اور اصولی طور پر جب کسی بڑے علاقے سے متعلق کوئی ادارہ ہوتا ہے اور اس علاقے سے ایک چھوٹا علاقہ تراشا جاتا ہے جو دوسرے ادارے کو سونپا جاتا ہے، تو چھوٹے علاقے پر حکومت کرنے والے ادارے کو اختیار دینے والا قانون بڑے علاقے پر حکومت کرنے والے ادارے کو اختیار دینے والے قانون پر غالب ہونا چاہیے۔ اگر لفظ 'پنچایت' کے لیے لفظ 'کمیٹی' کا متبادل محض ایک ترجمہ ہے، جیسا کہ پہلے مشاہدہ کیا گیا ہے، تو 1934 کے بعد بھی دفعہ 93(3) کے اطلاق سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اگر اسے محض ترجمہ کے طور پر نہیں سمجھا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ 1934 کی ترمیم کے ذریعے ٹاؤن ایریا ایکٹ کے تحت ایک نئے ادارے کو اختیارات دیے گئے تھے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ 1934 میں ایک بڑے علاقے سے ایک چھوٹا علاقہ بنایا گیا تھا اور کچھ اختیارات کے ساتھ اس پر حکومت کرنے کے لیے ایک نیا قانونی ادارہ بنایا گیا تھا۔ ان حالات میں بڑے علاقے سے بنائے گئے چھوٹے علاقے میں نئے قانونی ادارے کو دیئے گئے اختیارات غالب ہوں گے۔

اس سلسلے میں دو انگریزی مقدمات کا حوالہ دیا جا سکتا ہے، جو اس اصول کو بیان کرتے ہیں کہ یکساں حالات میں دونوں قوانین کے درمیان تنازعہ کو کیسے حل کیا جانا چاہیے۔ کنگ بنام جسٹس آف مڈل سیکس([1]) میں، یہ قرار پایا گیا تھا:

"جہاں پارلیمنٹ کے دو قوانین، جو ایک ہی اجلاس کے دوران منظور ہوئے اور ایک ہی دن عمل میں آنے والے تھے، ایک دوسرے کے منافی ہیں، وہاں جس کو آخری بار شاہی منظوری ملی ہے اسے غالب ہونا چاہیے اور دوسرے کی تنسیخ کے حامی سمجھے جائیں۔"

ایک بار پھر لندن شہر کے کمشنر آف سیورز کے کلرک ڈاؤ بنام میٹروپولیٹن بورڈ آف ورکس ([1]) میں، یہ قرار پایا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"جہاں دو قوانین دو عوامی اداروں کو ایسے اختیارات استعمال کرنے کا اختیار دیتے ہیں جو قانون سازیہ کے مقصد کے ساتھ مستقل طور پر موجود نہیں ہو سکتے، تو پہلے والے کو بعد کے قانون کے ذریعے لازمی طور پر منسوخ کیا جانا چاہیے۔"

اس معاملے میں تنازعہ سٹی آف لندن سیورز ایکٹ، 1848 کی دفعہ 145 اور میٹروپولیس لوکل مینجمنٹ ایکٹ، 1855 کی دفعہ 141 کے درمیان تھا، اور بعد میں اسے غالب قرار دیا گیا۔ ان معاملات کا اصول موجودہ حالات پر لاگو ہو گا، اور اگر الفاظ "ٹاؤن ایریا کمیٹی" کو "ٹاؤن پنچایت" کے الفاظ کا ترجمہ نہیں سمجھا جاتا ہے، تو نتیجہ یہ ہے کہ ایک ٹاؤن ایریا کمیٹی کو دفعہ 26(a) کے تحت جارحانہ تجارت یا دھندہ منضبط کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، ٹاؤن ایریا کمیٹی کے اختیارات کو ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کی دفعہ 174(1)(k) کے تحت ڈسٹرکٹ بورڈ کے اختیارات پر غالب ہونا چاہیے۔ اس لیے ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور آسیہ رام اپیل گزار کو بری کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document